پندرہویں شعبان (شبِ براءت)
مغفرت کی رات

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی
فاضل دارالعلوم دیوبند، انڈیا

ماہِ شعبان بہت سی فضیلتوں کا حامل ہے، چنانچہ رمضان کے بعد آپ ﷺ سب سے زیادہ روزے اسی ماہ میں رکھتے تھے، جیسا کہ:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے رمضان کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا، سوائے شعبان کے کہ اس کے تقریباً پورے دنوں میں آپ روزے رکھتے تھے۔'' (بخاری، مسلم)

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں (نفلی) روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ رجب اور رمضان کے درمیان واقع ایک مہینہ ہے جس کی برکت سے لوگ غافل ہیں۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔'' (نسائی، مسند احمد، ابوداود)

محدثین کی ایک بڑی جماعت کی رائے ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ شعبان کے تقریباً مکمل مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کو شعبان کے روزے بہت پسند ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس سال انتقال کرنے والوں کے نام اس ماہ میں لکھ دیتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری موت کا فیصلہ اس حال میں ہو کہ میں روزہ سے ہوں۔''

(رواه أبو يعلى وهو غريب وإسناده حسن، الترغيب والترهيب، وذكر الإمام الحافظ السيوطي في الدر المنثور)

بعض دیگر احادیث میں شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے، تاکہ اس کی وجہ سے رمضان کے روزے رکھنے میں دشواری نہ ہو۔ غرضیکہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ماہِ شعبان بلاشبہ بہت سی فضیلتوں کا حامل ہے اور اس ماہ کے آخری چند دنوں کے علاوہ شعبان میں زیادہ سے زیادہ روزے رکھنے چاہئیں۔

شبِ براءت

شعبان کی پندرہویں رات کو شبِ براءت کہا جاتا ہے، جو ۱۴ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے شروع ہوتی ہے اور ۱۵ تاریخ کی صبح صادق تک رہتی ہے۔ شبِ براءت فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی: نجات پانے کی رات کے ہیں۔ چونکہ اس رات میں بے شمار گناہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے، اس لیے اس شب کو شبِ براءت کہا جاتا ہے۔ اس رات کی خاص فضیلت کے متعلق اختلاف ہے، لیکن تحقیقی بات یہ ہے کہ اس رات کی فضیلت کا بالکلیہ انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔ شبِ براءت کی فضیلت کے متعلق تقریباً ۱۰ صحابۂ کرامؓ سے احادیث مروی ہیں، جن میں سے بعض صحیح ہیں، اگرچہ دیگر احادیث کی سند میں ضعف موجود ہے، لیکن وہ کم از کم قابلِ استدلال ضرور ہیں اور احادیث کی اتنی بڑی تعداد کو رد کرنا درست نہیں ہے۔ نیز امتِ مسلمہ کا شروع سے اس پر معمول بھی چلا آرہا ہے، لہٰذا علم حدیث کے قاعدہ کے مطابق ''اگر حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہو، لیکن امتِ مسلمہ کا عمل اس پر چلا آرہا ہو تو اس حدیث کو بھی قوت حاصل ہوجاتی ہے اور وہ قابلِ اعتبار قرار دی جاتی ہے، ان احادیث پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ان احادیث سے شبِ براءت میں کسی مستقل عمل کو ثابت نہیں کیا جارہا ہے، بلکہ اعمالِ صالحہ (مثلاً نمازِ فجر وعشاء کی ادائیگی، بقدرِ توفیق نوافل خاص کر نمازِ تہجد کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت، اللہ کا ذکر، اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی اور دعائیں) کے کرنے کی رغبت دی جارہی ہے، جن کا تعلق ہر رات سے ہے، اور ان اعمالِ صالحہ کا احادیثِ صحیحہ سے ثبوت بھی ملتا ہے، جس پر ساری اُمت متفق ہے۔ شبِ براءت بھی ایک رات ہے۔ شبِ براءت میں تھوڑا اہتمام کے ساتھ ان اعمالِ صالحہ کی ادائیگی کے لیے علماء ومحققین کی ایک بڑی جماعت کی رائے کے مطابق ۱۰ صحابۂ کرامؓ سے منقول احادیث ثبوت کے لیے کافی ہیں۔ اگر کچھ لوگوں نے غلط رسم ورواج اس رات میں شروع کردیے ہیں تو اس کی بنیاد پر اعمالِ صالحہ کو اس رات میں کرنے سے روکا نہیں جاسکتا، بلکہ رسم ورواج کے روکنے کا اہتمام کرنا ہوگا، مثلاً عید الفطر کی رات یا دن میں لوگ ناچنے گانے لگیں تو عید الفطر کا انکار نہیں کیا جائے گا، بلکہ غلط رسم ورواج کو روکنے کا مکمل اہتمام کیا جائے گا۔ نیز شادی کے موقع پر رسم ورواج اور بدعات کی وجہ سے نکاح ہی سے انکار نہیں کیا جائے گا،

بلکہ بدعات اور رسم ورواج کو روکنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح موت کے وقت اور اس کے بعد کی بدعات کو روکنے کی کوشش کی جائے گی، نہ کہ تدفین ہی بند کردی جائے۔

شبِ براءت کی فضیلت سے متعلق چند احادیث

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شب میں تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور ساری مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔‘‘

(صحیح ابن حبان، طبراني، وذكره الإمام الحافظ السيوطي في الدر المنثور عن البيهقي، وذكره الحافظ الهيثمي في مجمع الزوائد، ج:۸، ص:٦٥، وقال: رواه الطبراني في الكبير والأوسط، ورجاله ثقات)

اسی مضمون کی روایت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند احمد (۲/۱۷٦) میں مروی ہے: ’’قاتل اور بغض رکھنے والوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرماتا ہے۔‘‘ جس کو حافظ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد، ج:۸، ص:٦۵ میں صحیح قرار دیا ہے۔

’’حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز لگائی جاتی ہے کہ: ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں عطا کروں؟ ہر سوال کرنے والے کو میں عطا کرتا ہوں، سوائے مشرک اور زنا کرنے والے کے۔‘‘

(أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ج: ۳، ص:۳۸۳. الدر المنثور للسيوطي. ذكره الحافظ ابن رجب في اللطائف)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ڈر تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ دیگر ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی شب کو نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ اور اس رات میں بے شمار لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، مگر مشرک، عداوت کرنے والے، رشتہ توڑنے والے، تکبرانہ طور پر ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب پینے والے کی طرف اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم نہیں ہوتی۔‘‘

(مسند أحمد، ج :٦، ص:٢٣٨، ترمذي، أبواب الصيام. ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة)

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس دن روزہ رکھو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے وقت سے سماءِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا کوئی رزق کا متلاشی ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں؟ کیا کوئی مصیبت کا مارا ہے کہ میں اس کی مصیبت دور کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ حتیٰ کہ صبح صادق کا وقت ہو جاتا ہے۔‘‘ (ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة، والبيهقي شعب الإيمان، الدر المنثور للسيوطي، الترغيب والترهيب للمنذري، لطائف المعارف للحافظ ابن رجب)

اس رات میں ان اعمالِ صالحہ کا خاص اہتمام

عشاء اور فجر کی نمازیں وقت پر ادا کریں۔ بقدرِ توفیق نفل نمازیں خاص کر نمازِ تہجد ادا کریں۔ اگر ممکن ہو تو صلاۃ التسبیح پڑھیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں، خاص کر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں۔ اپنے اور میت کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ شب براءت میں پوری رات جاگنا کوئی ضروری نہیں ہے، جتنا آسانی سے ممکن ہو عبادت کرلیں، لیکن یاد رکھیں کہ کسی شخص کو آپ کے جاگنے کی وجہ سے تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ اس رات میں بقدرِ توفیق انفرادی عبادت کرنی چاہیے۔

پندرہویں تاریخ کا روزہ

شبِ براءت کی فضیلت کے متعلق بہت سی احادیث موجود ہیں، مگر شبِ براءت کے بعد آنے والے دن کے روزے کے متعلق صرف ایک ضعیف حدیث موجود ہے، لہٰذا ماہِ شعبان میں صرف اور صرف پندرہویں تاریخ کے روزہ رکھنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا یا اس دن روزہ نہ رکھنے والے کو کم تر سمجھنا صحیح نہیں ہے، البتہ ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے چاہئیں۔

غیر ثابت شدہ اعمال

اس رات میں مندرجہ ذیل اعمال کا احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا ان اعمال سے بالکل دور رہیں: حلوا پکانا، حلوا پکانے سے شبِ براءت کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ آتش بازی کرنا، یہ فضول خرچی ہے، نیز اس سے دوسروں کی املاک کو نقصان پہنچنے کا بھی خدشہ ہے۔ قبرستان میں عورتوں کا جانا،

عورتوں کا کسی بھی وقت قبرستان جانا منع ہے۔ قبرستان میں چراغاں کرنا۔ مختلف قسم کے ڈیکوریشن کا اہتمام کرنا۔ عورتوں اور مردوں کا اختلاط کرنا۔

جن کی مغفرت نہیں ہوتی

جن گناہ گاروں کی اس بابرکت رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی، وہ یہ ہیں: مشرک، قاتل، والدین کی نافرمانی کرنے والا، بغض وعداوت رکھنے والا، رشتہ توڑنے والا، تکبرانہ طور پر ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے والا، شراب پینے والا، زنا کرنے والا۔ لہٰذا ہم سب کو تمام گناہوں سے خاص کر ان مذکورہ کبیرہ گناہوں سے بچنا چاہیے۔

خلاصۂ کلام

ماہِ شعبان کی فضیلت اور اس میں زیادہ سے زیادہ روزہ رکھنے کے متعلق اُمتِ مسلمہ متفق ہے۔ پندرہویں رات کی خصوصی فضیلت کے متعلق محدثین وفقہاء وعلماء کی بڑی جماعت کی رائے ہے کہ اس باب سے متعلق احادیث کے قابلِ قبول (حسن لغیرہ) اور امتِ مسلمہ کا عمل ابتدا سے اس پر ہونے کی وجہ سے اس رات میں انفرادی طور پر نفل نمازوں کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت، ذکر اور دعاؤں کا کسی حد تک اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگنی چاہیے۔ کسی کسی شبِ براءت میں قبرستان بھی چلا جانا چاہیے۔ اس نوعیت سے اس رات میں عبادت کرنا بدعت نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ جو حضرات اس رات کی خاص فضیلت کے قائل نہیں ہیں، اُن سے درخواست ہے کہ وہ اس رات میں نوافل نہ پڑھیں اور قبرستان نہ جائیں، لیکن جو حضرات اپنے نبی کی تعلیمات کے مطابق اس رات میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتے ہیں اور اپنے نبی کے نقشِ قدم پر چل کر قبرستان جانا چاہتے ہیں تو اُن کو اِس رات میں انفرادی عبادت کرنے سے نہ روکیں۔ ہاں! غلط رسم ورواج کے روکنے کے لیے حکمت وبصیرت کے ساتھ مشترکہ کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک اعمال کو قبول فرمائے۔ آمین

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....